

ساخت پھر درجہ کی کچھ کم اثر دو فرنگ کی ہوئی ہے اور طول ہر فرنگ کا بقدر تین میل کی
بعد ساخت پھر پہل کی بعد دو اور چھٹیں بلند کر دی جو پہنچا کو جاری رکھ لے کما ہے اور پھر آجائیں جو موافق
دوسرا نہ کی ہے اور ہر زمین پر چھپاں گر ملکی ہے اور پھر گزخوبیں اونٹھل کا ہے اور مقدار
پھر اونٹھل کا موافق چھپہ دانہ جو کی ہے اور پھر بقدر گزندگی حاتم بال و مہم اسکی پیچہ اسکے
حاتم کے ایک فرنگ کی تیر مبارزہ کر دیا ہے پھر کو دم ہے پا ہوتا ہے اور قبیلہ کیم اور تین فرنگ کا ہر تانے ہے

بیانِ اقليمِ خلیفہ

دوسری اقليم کا نام سوت ہے لقبوں پارسیان ہے تعلقِ شتری سے کہتے ہے اور لقبِ بالور جہان
اور ابو جشر کا اسکو علاقہ آفتابی ہے یہ اقليمِ خاتمہ بشرق سے شروع ہے اور بلادِ چین اور جنوبی
سوالکہ اور عرضِ شہر ہائی نہرِ مشن بیلی اور لامپور و خیر و می گزندگ رہر فارس کو اور راکشرا دس حدود
بلاد کو طے کر کے والایتِ علان اور کین اور جہان اور بحرِ شیرب اور متنہِ ہن پنجی ہے کہ مظہر
اور درینہِ منور و اسی اقليمِ میں داخلِ حین ہے بعد بحرِ فلکہ کو قطع کر کے نواحی جبشار اور بر بار اور
سو اصلِ نہیں پڑھنچکر لپوں لایت کسبا اور توپیا اور فریقیہ اور بلادِ صید و عجبدِ الموسن ہی گزندگ رہنہ ہے
میں منشی ہوئی ہو اسی اقليم کا طول جو اس پچھا اس درجی ہے کہ از رو سے حسابِ دو نیز از
ٹینیس فرنگ پوتا ہے اور عرضِ کاسات درجہ اور ایک و دقیقہ ہے کہ ایک کمبو نیس فرنگ
پوتا ہے اور عرضِ آخر اس کا ستائیس و سچے اور اٹھا اٹھیں دستیقے ہے

بیانِ اقليمِ خالش

تیسرا اقليم کا نام دھنیں ہے اس اقليم کو فارسیوں نے نزدیکی مرجح سے علاقہ ہے
اور ابو جشر کرتا ہے کہ اسکو تعلقِ عطارد سے ہے یہ اقليمِ شرق سے شروع ہوئی ہے
اور راکشرا بلادِ چین اور شیرب اور کابل اور قندھار اور سندھ اور کیج اور کران سے گذکر والایت
اافتیان اور زبانستان اور کران اور شبانکارہ اور خارس اور خوارستان اور
اصفہان اور عراق اور بحر اور شام اور سلطین اور جبیت المقدس اور تو اربع مصر
اور پہمان اور افریقیہ اور قیر و ان اور طنجه پرینچکر پر سر زرب میں منشی ہوئی ہے طول اس
اقليم کا ایک بھال بیک ہے جو سمجھ کے حساب کی جو دنہار تدبیہ پر دیکھا اس فرنگ کے پوتے ہے

اور عرض اس اقلیم کا حصہ درج کرو دیتے ہے کہ ازرو کے حساب
ایک سو لفڑی فرنگ ہوتا ہے اور عرض خراسان کا پیشہ درج کرو دیتے ہے

بیان اقلیم مراجع

اصل قلم کنامہ بحث سے ہے قول فارسیوں کا یہ ہے کہ اس اقلیم کو تعلق خابہ سو ہے
اوہ ابو شریک نزدیک ہے کو عملاً قدیمی سر ہے شرق کی شہر درج ہوئی ہے
اور تواریخ چین اور ہری ماہ تسبیت اور خطہ اور ختنہ اور صفاہانہ اور بخشان اور باود
النہرا و خراسان اور قوس اور ماڈن ران اور عراق جبرا اور گرجستان
اور سستان اور آذربایجان اور اسن اور چشمی پیار کر جو گرد ملک روم کو دین اور
ایمنیہ الاصغر پہنچ ہے من بعد دریا یہ روم کو قطع کر کے ولایت اور اس اور
مشبل چونکہ دریائی مغرب میں قریب بیچ الجھن کی نشستی ہوئی ہے اسکا طول
حراستہ میکا اور اسیں درج ہے کہ حساب سو دو ہزار دو ٹوپیاں فرنگ
شہر نہ ہے اور عرض اس اقلیم کا پانچ درج کرو دیتے ہے کہ حساب سو ٹانوی
مشرا اور عرض آخر اس کا اٹھتیش درج ہے اور ریجن دیتے ہے

بیان اقلیم خراسان

پاچھوئن اقلیم کا نامہ اور پرستہ ہے اس اقلیم کو عذر ہے کسی تعلق یہ شروع شرق ہے
اور ولایت خطا اور قراقروم اور فرنگ بیت اور کامشخرا اور سخار اور دیبار المیور اور
بالاد ساقون اور تواریخ ما اور النہرا اور بخارا اور کسر قند اور سردوشت اور فرغانہ اور
خوارزمہ اور جرمانہ سو گذر کر سخا حراج ولایت ایران اور گرجستان اور ایمنیہ الکبر
اور تواریخ بعدم پہنچ ہے من بعد بیچ قسطنطینیہ اور ولایت فرنگ اور بلند نہر کو گذر کر
دریہنیتی ہوئی ہے اسکا طول ۱۷۰ کلومیٹر سو درج ہے کہ ایک پندرہ سالہ نہستہ
فرنگ ہے اور عرض اس اقلیم کا پوادہ درج اور اٹھتیش دیتے ہے کہ درج ہے کہ چونکہ اسی فرنگ
چونکہ ہے اور عرض آخر اس کا اٹھتیلیں درج ہے اور اٹھتیں دیتے ہے

بیان اقلیم سادس

اس اقلیم کا نام خوست ہے جو خاریوں نکے نزدیکی کے کو تعلق اس طارہ ہے اور رابو مرکزی تھا جو
کہ یہ اقلیم صریخ سے حلا قدر کیتی ہے شرق سے شروع یونی ہے اور دیا بیا جو جو وہاں
سو گز کر کر والا ہے تا دنون اور گشمال اور فرخار اور مخرا و سفین اور پلغا را اور سکا۔
اور دشت حذر والان اور چکرس پر پیچی ہے اور بجھ اسکندر یہ کو جلو کر کے والا ہے
شطنبیتیہ اور بعضی ملا و فرنگ اور سعدی فضہ پر پڑی ہے اور دیا بی سب پر پچھڑا
خالدارت میں منشی ہوئی ہے اس اقلیم کا طول عمارت اسٹی درج ہے کہ پندرہ میل کیا
و فرنگ ہے اور عرصہ اسکا تین درجے اور اڑھ تالہ میں وقیع ہے کہ الٹر فرنگ
اور عرض آخر اسکا سینٹالیس درجے اور گپارہ و قدقہ ہے

پیان اقليہ سالج

ساتھیں اقلیم کا نام خروہی اسکو علاقہ تحریک ہے اسکی سافت اور اقلیم پر کم
جس طرف تحریک القرا اور افلاک سے کمتر ہی اسی طرح یہ اقلیم اور اقلیم پر کم سے
شرق سے شروع ہو کر نواحی دیار بی جوج و ماجوج سے گذ کر ولاست کننا اور پور تنا اور انتہا
اور صحرائیں شینان اور صفائیہ پر منحصر ہی اور بھر الاطیقوں کو کھات کھڑا ایر فرنگ پر گردی ہے
اور جزائر خالد است پر بھر خرب بیان منتسبی ہوئی ہے مگر لکھا ہی کہ اس اقلیم میں عکارا
بہت کم ہیں بلکہ اکٹھا شنیدہ اس اقلیم کے صحرائی ہے اس اقلیم کا طول سامنہ درجے
یہ کہ حساب سے کیا رہ کش قبیلہ فرنگ کھڑتا ہے اور عرض اسکا چوداہ دقيقہ ہے
کہ اکٹھا فرنگ ہوا اور عرض آخر اسکا سچا پچاس درجہ اور پچھلیں واقعیتی ہے
شیخ محمد الدین ابن العزیز نے ختمات مکہ میں لکھا ہی کہ اپنال سات ہیں اور حق سجادہ
جلہ شانہ نے ہذا یک شخص کو انہیں سے ایک ایک اقلیم کا حفاظتگر دانا ہوا اور ہذا یک
انہیں سے ایک سپری کو قدم پر ہو یعنی پری وہی جو شخص اونہیں سے قدم خلیل علیہ السلام پر ہے
پہلی اقلیم کا اوسکو اختیار ہے اور جو قدم مرسی علیہ السلام پر ہے اوس سے متعلقہ قدم
متعلق ہے اور جو قدم ہاون علیہ السلام پر ہے وہ ختار اقلیم کو قدم کا ہوا اور جو اوس
علیہ السلام کا پری وہی اقلیم چہارم اوس سے علاقہ تحریک ہے اور جو کو قدم ہے پس مسجد علیہ السلام

پھر ہے اوسکو اقیلیمِ سخن سے علاقہ رہتا ہے اور جو کہ قدمِ علیہ السلام پڑھے اوسکو اقیلیمِ سفہتم سے تعلق ہے اور جو کہ قدس آؤ معلیہ السلام پڑھے وہ اقیلیمِ سفہتم کا اختتام ہے خاتمہ ہے تاریخ شاہراہی میں مرقد ہو کر اقیلیمِ دل میں درازی روزگی بیوی میر مساحت سو زندادہ نبیتیں ہوتی ہے اور اقیلیمِ دوام میں اختتامی درازی روزگی بیوی نجودہ ساعت ہے اور اقیلیمِ سوم میں اختتامی مرتبہ سو اچھوڑہ ساعت کا روز ہوتا ہے اور اقیلیمِ چہارم میں پوری پندرہ ساعت کا اور اقیلیمِ سخن میں سو اپندرہ ساعت کا اور اقیلیمِ سفہتم میں یہ تو فیض سولہ ساعت کا اور اقیلیمِ سفہتم میں سو اسولاہ ساعت کا روز ہوتا ہے اور ساعت بجا بہت سندھستان اور پنجاب کی کمی کے لئے ہوتی ہے اس پس سے کمی اور بیشی سبب تفاوت درجات آفتاب کی سری کے تحقق ہوتی ہے کہ ہر زمین پر ایک دشمن سے گزر کرنا ہے اور دوسری بیٹی اور بلندی میں ہونے کے کہ ہر زمین پر ایک دشمن سے گزر کرنا ہے اور دوسری بیٹی اور بلندی میں ہونے کی اور قرب و بعد آفتاب کا ہر ہر اقیلیم سے متفضی اس اختلاف کا ہے اور اختتام اس تفاوت اور فرق کی سبب ہے کہ بعض مقام ہر زمین کی شب تھیں ہوتی ہے جیسا کہ تاریخ تجوید میں مرقوم ہے کہ حب امیر تھیور سو عتمش خان حاکم دشتِ قچاق ششکست کا کرہ باغا کا امیر تھیور نے اسکا تعاقب اوس مقام تک کیا کہ وہاں نمازِ ختم امام اپر چنپر رحیمه اللہ تھیں سا قطہ ہی لعنة اوس مقام پر ہو سرخی شفیق شام کی وجہ درجتی ہے پھر درع ہو جاتی ہے اور اس طور پر طلاق ہیں کہ پہلے زمین پر ہر ہر دشمن پر شہر پا کر تو اسے اس نظر کے لئے اقتدار کا وہاں تک کیجیے ہے جو اس جہاں پر کو کہ جو زمین جسے چھٹا کیا کہ جو اسکا نام قطبہ الارض ہو کہ لیا گی اوسکو پرستان کہتی ہے اور وہ مقام آرامگاہ پر لوٹتا ہے کہ اوس جگہ سو اطراف علمت سیکر فی پھر فی پہن لکھا ہر کم اس جگہ تمام سال روز دشہ برادر ہوتا ہو سمجھتے تھے کہ دشمن پر شہر سے برادر ہوتا ہو سمجھتے تھے کہ دشمن پر شہر پر کرنی ہے کوئی حدود اور سیماری اوس زمین پر نہیں ہے لیکن اسکے کو دشمن پر کرنی ہے اور جزیرے سے اطراف کو کہ تعلق دریا سے الاطیفون ہو رکھتے ہیں اور اول کا نام دراکنی ہے پس زمین ہی چھپا یہی ہفت اقیلیم سے باہر ہو اور یہ مقام فرشتگان سفلی ہا ہے اوس ساعت

اس سر زمین کی بقول ملکی پوس کو نہ لے جو ہے کہ ساری ہر ہائیس ہو فرنگ
 ہوتے ہیں اب اپنے تواریخ ذکر کیا ہے کہ نواحی پاچین میں ان سب قلمیون کے باض
 شمال ایک سر زمین ہے کہ نامہ اوس کا سفالۃ الزرخ جو عمارت اوس سر زمین میں ہے بنا ہے
 کم ہے اور اوس مقام پر بیرون باش انسانوں کی بھرنا جبکہ وہاں پاچین کی راہ دریا سے
 سلطنتیون پر عزیز کیا ہے میں کفار سے اوس سر زمین کے پہنچنے میں اوس مقام پر دستوری
 و شری خالیوں ہے کہ حب تھار وہاں پہنچتے ہیں اپنے اپنے اس باد کا ذہیر اوس
 نیا بانیں کر کے طیل بلند آواز بجا کر اپنے مقام پر حلماً آتی ہیں اور جمازوں میں پوشیدہ ہو جائی
 ہمیں حب وہ جماعت آواز طیل سنتی ہے تو اپنی پی جنس لیکر اوس مقام پر اور ہمیں
 ہر کیس میں سوہا اگر جو اجنبی اس رکھ آئی تھے اونیں سے جو چیر ہجہ کو کام کی جو حق ہے
 وہ شخص اوس چیز کی برابر سونا یا چاندی یا اور کچھ غذاء تھا جو اور جو جاتا ہے اسوا سطح کی ملکی
 غذاء کو اور کچھ تھا جو دیا ہے میں ہر کیس میں گھر سوہا کار و ٹکڑوں خواہ تھا جو والوں اونہوں نے پختا اپنے
 جنس کو اوسی جگہ چھوڑ دیا اور وہ سونا چاندی اور ٹھالیا اور اگر وہ ان میں کسی نے فروخت
 سے نقد و جنس و دلو کو اونہاں یا تو قدرت خدا سو جمازوں میں ہوتا ہے کہ تب عجز
 تواریخ میں مرقوم ہے کہ امراض اقلیم میں کوئی مخلوقات خدا ہی ہے کہ ادمی سے
 کال اش اپنے میکن انکی بیتی پیپی کے بیسو انسان بیسرا رو وہاں اول کا سدیہ میں مسلم
 ہوتا ہے ماقی سب احضان مثل انسانوں نکے اپنے اپنے مقام پر میں نکر کر کسی کا چار باش
 سوزیا وہ نہیں چوتا اور کان برسی پڑے ہو تو ہمیں استدر کہ ایک کو فرش کرتے ہیں اور دوسرے
 اور وہ یعنی ہم اور محتاج لباس کے نہیں ہیں اور اپنی زبانیں ناطق ہیں لکھا ہو کر جماعت نسل
 چیل کیں کوہ حلبیہ السلام ہو ہے اور حصہ دشمن میں انکی بودو باش ہے لیکن دین سے
 سلطان اور ٹکڑوں پر وہ نہیں ہے سکن اس جماعت کا قرب و جوار دیار ہا جو جو وہاں جو جو کی ہے
 اور ایک جماعت نہیں ہے کہ وہ جزا یہ جزیرہ میں کسی جزیرہ میں ہے صورت نہ ہے جس کی ہے
 کہ یہ گرد و گردہ سرچ کو شرح پیش ہیں اور اداہ سیدہ اور ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کو تھوڑا
 اور اوسی ایک پہلوں پر دوڑتی اور اچھتی پہنچتے ہیں اور اونکی پشت یہ ہو کہ جسراً ادمی کو

مولیں سے برابر حیر کر دو ٹکڑے کرنے لئے جادویں کتاب الانساب میں مرقوم ہی کہ پیر نشان
بن عور بن سالم بن اوس حلبیہ اسلام سی وحی فتنیار ک اللہ احسن النعائین پر حفایق مخلوقات
جناب اقدس الہی میں کہ پیش روہ ہزار عالم شہروین تفسیر اوسکی اس طور پر کہ عالم حقول
اور عالم ارواح دو ہوئی اور عالم افلاک نو عالم یہ ہوئی اور عالم چنانچہ حاکم ہوئے
اور عالم موالید اللہ کہ رب یعنی عالم ہیں پس مجروح ان حامیوں کا کلام مثارہ ہوئے اس طرح اُن غیر
امثارہ ہزار ہوئے میں کہ جناب اقدس الہی کے ہزار اسم ہیں اور پھر اسم کو اون ہے۔
اس سے ان اشارہ عالمون میں تصرف خاص ہے پس جس صورت ہیں کہ ہزار کو اشارہ
خرب دیا تو اشارہ ہزار عالم ہوئے اس سبب سی پیش روہ ہزار عالم شہروین والد عالم البقر
اور پیشیل اوز کا بیان یہ ہے عالم عقلیہ عالم روچیہ عالم نفس عالم طبع عالم حسما د
عالم غرضیہ عالم مشاہدیہ عالم خالیہ عالم سر زیستیہ عالم حشریہ عالم جنمیتیہ عالم جنتیہ عالم جنسیہ
عالم آخر اغاییہ عالم رومیتیہ عالم صوریہ عالم پاکیہ عالم جملیہ عالم جملیہ عالم جملیہ

بیان ہوا ہمی اربع

پیشیدہ نرسی کے جو ہوا ہمیں بیخ سکون ہیں چلا کر تی ہیں زیادہ یار سے ہمین ہیں شمال
جنوب چہار بُرگتِ حکمت میں مفہوم ہے کہ مسیب ان ہوا ہمی اربع کا ستاری میں
اور انہیں بھی تعلق ستاروں نے ہوا اور ہر ایک ہو اکی عالم اجسام پر خاصیت اور پیش
جد اگانہ ہے چنانچہ مسیب با شمال کا مطلع نبات لنزش سے ہو خرب اعتدال آفتاں
او مسیب پا درجنوب کا مطلع سہیل سر ہے مشرق اعتدال افتاہ تک او مسیب با مسما کا
مطلع نبات نحش سے مشرق اعتدال آفتاہ تک ہے او مسیب دبو کا مطلع سہیل
مغرب اعتدال آفتاہ تک ہوئے فروہ کے ضراج ان ہوا ہمی اربع کا بیان کیا جادو سے پس جانا چاہیے کہ مزاج
باو شمال کا سر و دخنک ہے اس سے یہ کہ اس جانشی کو کسیار اور
نہایت بست ہیں اور وہ مقام آفتاہ سے دو ترا واقع ہے خاصیت اس کی
حقوبت دماغ اور رہن اور صفائی نیکی اور پیشکی حواس کی اور خوبی شہوت اور زیادتی تو والوں کو
او طبیعت با دخوب کے گرم و تر ہے اسواس طبق مسیب اسکا قریبہ آفتاہ کو ہے

اور اس مقام پر زیادتی آئے کی ہے یعنی دریا واقع ہوئے ہیں تو باعث گرم و تریخوں
و خاصیت اس ہوا کی بھی سبکتی انداز کی اور کرانی سمع اور بصر کی اور تیریکی
رنگ کی اور کمپوت حواس کی اور کمی شمومت کی اور اکثر اس میں بوالدانت ہے ہے
او طبیعت با جسمیکی محتدل ہے یعنی مائل بسردی و تری ہو وقت اسکے چلنے کا شروع
عمر ہے بلند ہوئے آفتاب تک ہوا کی خاصیت یہ ہے کہ خواب لاتی ہے
او مرض کو صحت بخشتی ہے اور رنگ رنگ کو نیک آو خوب کرتی ہے اور طبیعت
ہاد و بور کی محتدل ہر مائل طرف گرمی ہو اور خون کی کلی ہاد وقت اسکے چلنے کا غرد ہے ہم قتا
سو پر راستگئی تک ہو خاصیت اسکی خلاف با جسمیکی ہج سطح سکر کے مزاج اوس کا خلاف
مزاج اسکے ہے ان چاروں ہواؤں میں سو با وجہ بیکشیت سب با رغبتی ہاسو قی ہے
یعنی اکثر اوقات اس ہوا سو بینہ بہستا ہو لکھا ہے کہ جب انعاماً پر چاروں ہوا میں
یا بعض ان چاروں نیں سو اپنے مقام سے چلتی ہیں اور ایک سو مقام خاص پر اوقات کرتی ہیں
او سہرا یکیہ آنہمیں سو مانع رفتار دوسرے کی ہوتی ہے پس آپہم ملکر بلند ہونے ہیں
او اس مقام کی خاک بھی بھیت ان ہواؤں کی اپنے مقام سے مثل ستارہ کی بلند ہو جاتی
چنانچہ عجم او سکو گرد بنا دا اور ایں سہنڈ بولا اور بونڈ لا کھتو ہیں باعث گرمی ہاد سردی
ہوا کا یہ ہے کہ جب بتائیں آفتاب و خان رہی نہیں بلند ہوئی اور طبقہ زمین پر تک
پہنچ اور حرارت اون و خان نکل سبب سو برودت زمین پر کی زایل ہوئی تو وہ خان
کشید اور تھیل ہوئی تو اوس طرف سو رنگ بھانس پہنچ کیا وقت نزول اور خستکی کرہ
شوچا درستکی ہے ہو کر ہوا سر و چلنے لکھتی ہے اور اگر حرارت اون کھانات کی کہ جو میں
بلند ہوئے ہیں سہ زیادتی کر زائل ہوئی اور کڑوہ ناچک وہ خان کچھ اور کڑوہ ناچک
حرکت فلکی کی تحریک ہو سیں حرکت دوری سنا کس کو سہ دیگر راشہ بکھل جسیر اور
او نگی حرکت ہے ہو امتیزی ہوئی تو ہاد گرم سطحے لکھتی ہے

سد لر و حمال سیجھ

خفی نہ ہے کہ خلق سب پر ماڑوںی حلم نہ لائق ہاد مرض دھماکے ہے پولوں ناہیں ہوں ہے

کہ جبکہ آپ و خاکہ آپ سین حمزہ ہوئے اور بسب امیرش اپنے خاک کو لے رہتے تھے تو اُنہوں نے پریا مہارا کو سکونت کرنے کے سنگ کر دیا۔ خاک کسی سے ہے کہ جس سے آپ وہ خاک اسیست بناؤتیں اور راگ اور سکونت کرنے کے سنگ کر دیا۔ خاک کسی سے ہے کہ جس سے آپ وہ خاک کو کم ہے اور تحریت آفتاب بھی بسب بعد سافٹ اوس خاک آپ اکو دیکھ کر تو وہ سنگ نرم و ناچھتہ ہوتا ہے چنانچہ اکثر بسب تمامی ایام ولیاں اور افراد بیجو اور تزویل آپ بامان اور سفر زلاند کو دی سنگ نرم کرنا چحتہ تھا بار دیکھا کر تو پہنچا اور جو سنگ کو کمال پہنچا ہے وہ دیر پڑتا ہے اور پہنچتا جاتا ہے باعث اسکے ہے یہ ہے کہ جبکہ ہر ای شدید نے کسی مقام کی خاک کو اولکار اوس سنگ پہنچایا اور اب بامان نے اوس خاک کو جایا میں بعد آفتاب فیضت کرنے کے سنگ کر دیا حتیٰ کہ بعد درت مرید کے کا حق بلندی معلوم ہونے لگتی ہے پس کوہ عبارت اوس بلندی سے ہو لکھا ہے کہ اگر کوہ پیدا نہ ہوئے تو زمین پھیلے زلاند سے متوجہ رہتی اور بسب حرکت زمین کی خلوقات پر اختلال کلی واقع ہوتا اس سلطنتی حکیم طلوع نے پہاڑ و نکشوں کیا وہ آپ فرماتا ہے المwhel الارض نہادو الجبال او تاداً چونکہ تفصیل جیال تمام عالم کی متعدد اور زماں میں بنیادی بخوبی منظوظ میں ایک کلک جو پہاڑ کا مشہورین و نکاحاں ملکہ جاتا ہے اور وہ صفات

اول کوہ قافت

کتابہ بھرہ البلد ان میں مرقوم ہے کہ کوہ قافت تمام عالم کی گرد بے اور نسوانہ قاف سے اشارہ اوری کوہ کے جانب کو ہے لکھا ہے کہ اوس کوہ کا جریز مرد سبزی ہے بلکہ کوہ دی ہو اکی اکثر اوسیکی زنگ سے معلوم ہوتی ہے اور یاد اوسکے خلاف خدا اور عالم سبب میں کما دنکی حقیقت حال سو بھر پروردگار اور کوئی آلاہ نہیں ہے عجائب الخلق قات میں سلطنتی ہے کہ تمام عالم کی سر زمین پر پاپ کوہ بزرگ ایسوں کی محکمین اونکی دامتہ کوہ قافت سے ہیں جب حق سماں تعالیٰ جانتا ہی کہ کسی قوم بیقداد زلاند کا نازل کرے تو جو فرشتہ توکل کوہ قافت پر ہے اوسکو خواہا ہر کوہ اوس سر زمین کی کوئی بناوے پس بھروسہ حکم بیجا لائے کی وہ ساری زمینی زمانتی ہے وہ عالم بالغز و الصواب

دو مکوہ و ماوہ

کھنپے بیرون سے ثابت ہوا ہر کوہ کوہ کی بلندی سے جریب ہوا اور کتابہ بیفت اظہیم میں لکھا،
کوہ معدن کیستہ ہر اس کوہ کی چھٹی پر ہر شہر کی بلندی ہو تو معلوم ہوتے ہیں اور ہر
بسبب نور افتاب کی شعلہ نہیں حلوم ہوتے مگر دہوان ادھرتا ہوا دکھانی دیتا ہے
اوہ حرارت اوس معدن کی ایسی سے کہ اگر آلات آہنی ہیں اوس مقام پر چاہیں
تو فی الفور بسبب کثرت حرارت مانند موسم کی پہلی کربجاتی ہیں اس باعث سو اس پر کے
وستہ نہیں ہے اور کیستہ احر کیا ہے یعنی نہیں مرقوم ہو کر حکما و زین
آلات آہنی طیار کر کے ایسی دوایں اور دھن اور پیرملی تھے کہ حرارت اوس
معدن کی اون آلات پر تو شرنیں ہوتی تھی اور نہیں آلات سی بخوبی کیستہ احر کیا کرنے تھے

سو میل سر اندیب

یہ کوہ پہبند اور پہاڑ و نکلی سبیت کشہ سوری دریائی پہنچی جو جزیرے سے ہیں اون میں
ایک جزیرے سے میں واقع ہوا ہر اور ستر پہاڑیہ کمپن سب سو یہ کوہ بلند ہو لکھا ہے
کہ یہ کوہ قمرگاہ آدم علیہ السلام ہی اسے اسٹر کہ جب آدم علیہ السلام بیشت سو آڈیتھے
تو اوسی کوہ پر اور تر سے تھی چنانچہ نقش قدم مبارک اوس کوہ پر ہو ہے اسے اور پہاڑیہ میں
انگشت پاسونا پا شستہ پاسٹر گزی اور جھائیں بخلاقیات میں لکھا ہے کہ ہر قدر اون یعنی
بزر حابد کو میںہ برستا ہے اور جو کچھ کچھ دھنبا را اوس نہشانہ میں جنم جاتا ہو پانی اوس کو
دھنجلیا کرنا ہو پہنچیح لکھا ہے کہ اس پہاڑیہ معدن یا قوت اور بلوکی ہے اور اس کی
ریزہ زمین پر پڑنے پتھر ہیں مگر بسبب کثرت انعامی اور وقارب کر دہ ریزے کوئی نہیں
لکھتا ہو لکھن بہت سر و حید اور خلقت عطریات کی اس کوہ پرست ہو ازاں جزو اگر اور
سنبل اور دیگر زیبائات کو وہ بھی کال خوشبو دار ہو تو میں چدا یہو تو میں اکثر اون ہنپاٹات
میں سے سحالجات اور ارض قویہ میں سفلہ ہو لیتھیں اور خاپرہ نامہ خبیثے ہیں
داجی کرنا

چمار میل الصبور

یہ پہاڑ دو اجی کرمان میں واقع ہی تھیۃ الغرائب میں مرقوم ہے کہ اگر اس کوہ میں سکو کی

پہنچ لیکے تو رسمی نو یا حکمران اوس پہنچ کا بصورت انسان معلوم ہوتا ہے یا فایہ یا یہ بھائی
مختلط یا بلکہ اگر اوس پہنچ کو پس دالیں اور خاک بیانی میں چالیں جب وہ خاک تیزین
ہو گئی تو صورت انسان کی اوس میں سو جلوہ گرد چوکی نمایا ہر ہے کہ جبل الصور اسی طبقے
او سکھاتا ہم ہے اور سیمی و میتی سمیہ ہم زمی ہے قدرت بصور حقیقی

چھم کوہ گلستان

یہ پہاڑ نوآجی طوں میں واقع ہے لکھا ہے کہ اس کوہ کو دامن میں ایک غار ہے
تیزہ و تار اور اوس غار کی سر سے پر درا ورڈیز اوسی سنگ کی بنی ہوئی ہے اور ایسا
رفح ہے جب اوس بیوان میں تھوڑی دور آگ کو جانی تو ایک روشنی معلوم ہوتی ہے
اور ایک حکیرہ نظر آنے سے اسکے حضور صاف جاری ہے مگر یہ اصرح یہ ہے کہ جب
پانی نہیں تو جمکر سنگ سخت ہو جاتا ہے اور اگر کوئی شخص اس سنگ
آگ کو جسہی کا قدر کرے کہ تاحال یا اس جنگے کا معلوم ہوتا ہے اور اسے اس طرح کی جعلتی ہے
کہ اس خلیفہ میں وہ نہیں ہونے دیتی ہے ملول اور عرض سکوہ کا بہت بڑا لکھا ہے

ششہم کوہ گلنج

یہ پہاڑ ہر مقام پر جو قوم کی زبانیں ایک نام خاص رکتا ہے جا نب جنوب سی شروع ہوا
اور جا نب شمال پتھری ہو سے ہے صاحب کتاب رسماں الارض نے لکھا ہے کہ ملول اس
کوہ کا اذکر درجے اور پیتا لیش دیقتو ہے اور عرض اس کوہ مکاتیش درجے ہے
چنانچہ دشوق یا دریا بیک اور طرابیس اور شام پر بھی کوہ جیل ہے اور اون مقاموں میں
اوس کوہ کو جبل الکام کہتے ہیں اور جب کشام سو گز کر جدو و حص میں پنچا ہے تو اوس مقام
چھندے اس کوہ کو بینان کہتے ہیں اور اوس مقام سے گز کر کنارہ بحر قلزم میں
نشی ہوا ہے پس دن کا حال بحر خالہ الخیب اور کوئی نہیں جانتا ہے

ھصہم کوہ اکرمیان

دیکھیں حق بھی کشی میں اس چہارو کھیمہ ہر جن پہاڑوں کا لکھا ہے پھر بعد کوہ قافت کے
یہ سوچوں ہی اور بیہدہ اسٹر جنراہی درازی اس کوہ کو دریائی حرزاہ سر کر متصل ایک یہ مندر کو چ

جانب چوب کئی ہے یعنی شروع دریا سے حناز سے ہوا و بہب جنوب کیا ہے کتاب
 تریت القلوب میں لکھا ہے کہ اس کوہ کو جبل الانسر کہ توہین و رہتیں کہ جانے ہے کام کو
 انسان جست دستی ہری اور بیت کوہ پونکی بودجاش پہلو و بکوہ کی ثیان ملخو ہے جانپنا کیکوہ
 کی زبان دوسرا گردہ نہیں سمجھتی میں اس کا طے کر طالع و عرض اس کوہ کا اتنا ہے کہ
 پھر وہ سبب پہنکی آپیں ملاقات نہیں کر سکتے میں بیٹھا ایک دوسرے سویں نہیں سکتا ہے
 پس ایک گروہ دوسرا گردہ کی زبان کیونکر بھو پیا تک کہ میں سوز بانیں مختلف اخراجوں
 ہو گئے ہیں اور وہ سب لوگ اوسی کوہ کے باشندے ہے جیسے اس کوہ کی سوت اس اجرے
 دریافت کیا چاہی کہ سقدر چرکی اور یہ کوہ حدود پیں سے شروع ہوا اور بیجانب
 نامود فرغانہ اور اسردشند اور ہاشم کیشان در سر قدر تک پہنچ کر جیان پختستان اور
 کوہستان پختستان سے ملخ ہوا ہوا دشنج آمویہ اور کوہ ہاسیان سے ملا ہوا در بخش
 اور غزنیں اور خورمینہ پہنچ کر وہاں سو ایک شاخ اس کوہ کی سوز میں کابل ہیں اور افغانستان
 پہنچی ہے اور بخارا زان لواحی پنجاب اور شیرسے گزر کر جیا ہو یا اور ہشام اور سلطنت
 متصل ہو سے ہو پھر وہی شاخ اس جگہ سو ملکہ نہ کالہ اور اور دلیہ میں پہنچ سہما در جیا
 وکن میں پھون ہوئی ہے اور بضریشا خیں اصل کوہ کو دریا سے ہند میں منتظر ہوئے
 اور سجن شاخیں بلکہ زاجیو شیر میں کئی پیون چنانچہ اون شاخوں سے نہ ہوں بھٹکو گرہا در جی
 چاری سارا کرتی ہیں پھر سوزہ اور کالہ اس سوز میں پہنچتا ہنیں ہوتا ہے اور پھر اس کوہ کو کو
 ایک شاخ ملکہ چوڑ سو طرف آبیور کی گئی ہے اور ولاپتیتیق سے گذر کر تاحدو کو جیا
 اور ہاسخان پہنچی ہے اور جیل قارن سے قرب ہوئی سہ غرض یہ کوہ سبب کو جو نہ
 بزر کتر چواد جسیں بلکہ ہیں یہ کوہ یا کوئی شاخ اسکی پہنچی ہے اوس بھقانم پلاؤ سکدا یکی کئی
 بر اسر قرار دریا ہے اور اسکا ایک نام ملحوظ کہما سجدہ کتبہ جکہا ہندسے اس کوہ کا
 سوا کفر شاپت ہوا یہی وجہاں کی کم کی ہے کہ ایک لاک پیسیں ہزار شاپت نہیں اسکی خاص
 حالت میں پیلے ہوئی ہیں اس نیوں کی وجہ اوسکو سو اکر کہتے ہیں لکھا ہے کہ کانین اس
 پہاڑ میں جوست چون جنپنا پھنڈلا اور پنکرو اور اس اور سب اور سچاب اور لٹک کر قسم چکے

تھوڑا سوانحی جزوی بھی نہیں تھی جو زینت میں کر دے اسی کوہ میں سوچ لکھتے ہیں اور قسم نہایات
کوہ لکھنے والے بھروسے بھی ہیں خصوصاً وہ شاخ کو کشیر میں پہنچ کر کوہ کو
جس پہاڑ پر خوشگلی ہٹانا میں ہوئی تھی اور خوش قطب کو بہتر نہ کر سکتے تھے
اور کمیں نہیں ہوتا اور یہ باحتشاد میں نہایات کا ہو کر کشیر سے بہتر اور کمیں رکھ
آئیزی بخیزد ہوتی ہے اور استھن کو نہایات منتقل اکالیان کو پڑا کیسا انہر رکھ رہی ہیں
تو فنیز ہے جو اس سر زمین کے اکد کمیں پر امنیں ہوتی ہیں اور یہ میں خود کی
کی میں شلو کو بیستون اور کوہ وجودی کی کہ جس پر شیخ حضرت نوح عليه السلام کی ایمانی
ہیں حال ہاتھ کھرت کشتار سو متعلق بیان کا میں ہے پوچھیز فرم کر اقوال حکمرے سے
ثابت ہو چاہے کہ بچپن میں ہزار پرس کی اوجات کو اکتب ایک دورہ تمام کر قبیلہ
و رشمال سے جانب ہجود پہنچنے کی ہے تو یہیں جو نکھر تسبیب حالم میں ستار و حکومہ اختلت
تامہ حمل سے ہے لہذا بسبیب انتقال کو اکتب کی حالم بھی ایک حال سے درستی مال
 منتقل ہجاتا ہے چنانچہ آباد خراب ہوتا ہو اور خرابیاً پاد ہو جاتا ہے اور بھرپور ہوتا ہے
اور بھر بھر ہو جاتا ہے اور جبال مسل اور سمل جبال ہو جاتا ہے اسکی دلیل یعنی یہ ہے
کہ اجرام کو اکتب اور طاریح شرعاً عاتِ حب ایک طرف سو دوسرے سے بانشب انتقال کرنے
کے اس سر صورت میں یعنی جس جبال عالم حرارت آفتاب سو احرار پاکر گیک ہو جاتی ہیں
پھر اس گیگ کو ریاح تنڈ اور تیز رفتہ رفتہ کھارا درا نہار میں پہنچاتی ہیں چنانچہ زمین
اویس دیارکی بیلوں حدت بسبیب اوس گیگ کی بلند ہو جاتی نہیے اور ارتفاع تامہ حمل
ہوتا ہے پھر جوں حال ہیں وہ میں بلند ہو کی تو یا نی اوس دریا کا جانشیہ کان دیگر
کہ اس ہو پہت پوچاری ہوتا ہو یہیں اس عقیداً کو محیر ہو جاتا ہے اور بچبند کو کہ تغیر جبال میں گذرا
حق سجادہ مقامی کوہ ہے دیگر اوس سر زمین میں پہنچا کر تماشے پر جہاں
میں لا یقتن بہالتیزی وال زوال رو ما سواه شیفر من جمال ای جمال ہے

ذکر حوار صحیح

عفی نزیک کے بخار صحیح میں سے اول بھرا خضری کا حضر اوس کا پانچ صفحہ

اور دور او سکا چینا دو ہزار ستر فٹک ہوا اور ماس بھر میں جزیرے نے حاضر ہوا وغیرہ اور جس
چنانچہ تیرہ سو ستر جھری کے شمار کی گئی تھی میں لکھا نے کہ اس بھر میں ہانپہ مشرق
نزو یک بڑا دیوبندیں کو ایک جزیرہ بزرگ پر کہ کا اوسکا دور ہزار فٹک ہوا اور ماس بھر میں
جبال مرتفع اور اندر جاری ہبہت ہیوں بلکہ کسی شہر ہنطیہم وسیع جزیرے میں بھی میں
اچھا ون حیاں میں مددن یا قوت اسکا درکھو دکی واقع ہے اور گرا او سکو کسی جھر
اور پہنچ کے اون پہاڑوں میں قری اور پلا دبہت سی میں اور بعض جن چھاؤں کی
جزیرے میں کہ اون پہاڑوں میں سے قلعی اور آنکا اور کافروں پر اپنے ہائے بھر
و غیرہ میں صورت سی ہے کہ ہانپہ مشرق ی شروع ہو کر طرف مغرب کی طرف ہو
اور جز زمینوں اسکی کمتوں میں کوئی بعض مقام ہر چوتھے دنیہ کی ایسی قرار گاہ ہے بھاگہ باہم جو
ہوتا ہی چنانچہ صاحب ذکر و مرأت النبیان لکھتا ہے کہ بعض مقام ہنگال میں میں کوئی پیش خود
ویکھا ہے کہ آپ گنک سہیب قوت اسی بھر اختر کی پل پر ہر رات سیہر دن چڑھنے کے
اوٹا بھاکر تاہی اور باقی تمام روز دشیت حالتاصلی پر جاری رہا کرتا ہو کھو ہے کہ اوس
مقام سے بھر اختر پر نہ منزل ہے اور یہ بھر اختر سہیب ہمارات کیڑہ کی کہ وہ جا بھاک
کناروں پر واقع ہیں ہر جگہ ایک نام خاص کتنا ہی جانب شرقی میں بھر کی ہائیں ہے
اور جانپہ شماں اس بھر کی بلا دنہدا وحربی بلا دیکن اور جانپہ جنوبی بھر کو دریا سے میٹ میں
مشی ہو سے ہو اور کوئی شخص کسی اوس جانپہ کو خشکی میں نہیں نہ پختا ہے اور اس بھر کے
بعضی جزیرے و نیمن حیوانات تجدید و خریب المتعال نے پیدا کی ہیں جوں مشکی اور لوز پیغ
سفید اور شبان عظیم الحجم کے فیل قوی اوسی ہی جانپہ میں جوں مشکی اور بیاز سفید
اوڑا میں لگکوں نا اور بس جانپہ اور کاشی جانپہ سو سی جوں مشکی و خراپی ہبہت سی ہیں اور اسکے
بھر اختر میں ایک ہنکاہ پر ایک گرداب غنیمہ ہے کا اس کو فرم اور سر کھٹکی میں ہر کاہ کوئی کشتی نہ
دنادیا اس گرداب میں سچ جاتی ہے تو پر سلام سکی باہر خریں نکلتی ہے اسکا ایک نو قام فو الائمند رکھا گیا ہے

دو صبح فارس

جانپہ شرقی اسی بھر کی دلایت فارس ہے اور غربی فصل جان اس سبب ہے اسی بھر کو جو

بھی کہتے ہیں اور وہ لہنسی ہے بھر کلک جنوب اور میں کو نیچو پہنچا ہے جانب شمالی اسیں بلکہ عرب اور فوجستان سے اور اسکو جانب جنوب بھر ہند ہے طول اس بھر مذکور کا مذکور ہے عرب کلک جنوب افتاب بینج سینڈ میں داخل ہوتا ہے اپنے وقت ہے بھر کلک جنوب سینڈ تک ہو جان زن رہتا ہے یعنی معلوم ہونا ہو کہ جاری ہے اور شماران چھینیوں کا یون ہے آنکھیں اس قریب تو سہی ہند اسی دلوپس جنگ افتاب دلو میں ہے اس وقت تک یہ بھر کلک سینڈ نیز ان اور جان افتاب بینج حوت میں آیا تو پانی اوس کا شہر جاتا ہے اور ماششاہ برق اور برق اور جان افتاب بینج حوت میں آیا تو پانی اوس کا شہر جاتا ہے اور جان افتاب بینج کلک جنوب میں اور جان افتاب فرنک سرایت کرتا ہے اور کلکان ہے کہ جیسو موتی خوشی ب جذر و ماس کا تابوت فرنک سرایت کرتا ہے اور کلکان ہے کہ جیسو موتی خوشی ب جذر و ماس کا تابوت فرنک سرایت کرتا ہے اور کلکان ہے کہ جیسو موتی خوشی ب جذر و ماس میں اور بیرونی دریا میں نہیں ہے بلکہ ہوئی میں اور لخاچی بلا و میں کر کارہ اسی بھر کے ماقع ہوا ہے جزیرے سے بینہ ہوئی اور بھنو جزیرے سے میں ہوئی یا تو کی پہاڑ بعض میں عقیق سرخ کی چنانچہ حقیقی نئی شہر و معرفت ہے مسند صحیح الکتابہ کے کے اوسی دریا میں ایک گرداب غظیم ایسا ہے کہ اوس میں غیر از پلاکت کوئی یا اس تصور کر کر اس دریا میں ایک کوہ بزرگ کر اس کو کہیں شعبہ ہیں وہ اس مقام پر اوس پانی کی تحریک سے سو سطح کو ایک کوہ بزرگ کر اس کو کہیں شعبہ ہیں وہ اس مقام پر گرداب ہے اور اس گرداب کوئی آگیا ہے تو سبب اون ٹین ٹکڑوں کی ایک سکو کیہر و مسر کیو خیر پر سکلیں فیض پر کہتی ہیں اور درجہ ہیں بیاسٹہ اون ٹین ٹکڑوں کی ایک سکو کیہر و مسر کیو خیر پر سکلیں فیض پر کہتی ہیں اور اگر کوئی جہاز یا کشتی ہے اس گرداب میں آبادی ہے میر خدا تین پانی ہے وہ اس گرداب کا تین میل ہے

چھوٹہ قلم

لکھا ہے کہ بھر کی کنادے پر شہر قلزم واقع ہے لہذا اس بھر کا اس شہر کو نام پر نام رکھا گیا ہے اور اسکو بھرا بھری کہتی ہیں اس بھر کے جانبہ شرقی تکن اور عرب بھر اور جنوب غربی جنوبی اور پر واقع ہوا ہے اور طرف شمال کی شہرب اور تہامہ ہے جانبہ جنوب اس دیبا کی خلاستہ اسے گزر کیو ہے اور وہ سرکنارہ اسکا نام معلوم اور ناپدید ہے وہ سرکن کی ہے مگر وہ اسکا صرف علامہ سے تابلا دیں چار سو ساڑھے دس تک ہے اس کے سکون کی ہے اس جاہنگیر کا حال ہنہیں بلکہ اسی ہے کہ کتو ہیں کہ اس بھر کا طول مقابل طول جمع مسکون کی ہے مگر وہ اسکا صرف علامہ سے تابلا دیں چار سو ساڑھے دس تک ہے اس کے سکون کی ہے اس دیبا میں کے کوہ اسی ہے میں کہ دہماںی کے نیچو پر شہر و نہن چنانچہ جاذب اور

کو شیوگانو اور شوہب خطری اور اس بھر میں بھی ایک گرداب ہے ملٹری کا ہو کر اگر کشتی ہے تو اس کا نکالتا ہے تھنڈتھنڈا ہے اور ایک قوام اس بھر میں نہیں ہے آج اسی تو اس کا نکالتا ہے تھنڈتھنڈا ہے اور ایک قوام اس بھر میں نہیں ہے بلکہ اکثر جیاڑا اونٹھن ہے قوام بھر بجیب اوسی باونڈ کے عرق ہو جاتی ہیں اور سافت اسکی کم محل باد تینڈ کا ہے دو فرنگنگ کی ہے اور اس بھر میں جزیرہ بھی بہت سی پیش ہے مورخین نے لکھا ہے کہ اس بھر کے بعض جزیرے میں سنگ ہے قنال طیں کاپڑا ہے چنانچہ جس جہاز میں لوہا بہت سا بار ہوا اور اوسکی جواہر چھڑیں بھی لوہا نکالا ہو وہ جہاں جب اوس قوام پر پہنچتا ہو تو سنگ ہے قنال طیں دو دو سو اس جہاز کو کیمیع لیتا ہے اور اس پہنچا جائیں بلکہ کہا کر لائیں پاش ہو جاتا ہے

ہمارم چجز بگر

یہ بھرا یک مجھ سے کہ بھر پیدا و پھیں سی جانب بجنوبی جبل مدوب کی اور سر زمین بھر کی دافع ہے اور دہان نے زمین ببر پر گایا ہے نہول اس بھر کا احمد دزج ہے اور عرض ہے کہ اس ساری ہی خصیہ درج ہے اس دیا میں اکثر مو جما ہی بزرگ ٹلنڈ پوتھیں لکھتے ہے کہ پنڈی اون ڈج نکلی موافق فتحت کو ہاسی بزرگ کی تھی ہے اور جزیرہ ٹنبلو کہ بلاو فرنگ سی ہے وہ اسی دریا میں واقع ہوا ہے لکھا ہے کہ جلد خلفا ہو جائیں یہ جزیرہ فتح ہوا ہے اور اکٹ پاشندے اس جزیرت نے کو بشرفت اسلام شرف ہوئے تو اور قام اس بھر کا ہر قوام پر بسب خوارات نہواں کی الگ الگ ہے چنانچہ اون چکیدہ ہے کہ بھر جیط سو جلا ہو کر شمالی اعتبار کریں تو اسی بھر کو بھر انہیں کہیں گے بعد ازاں بھر فرنگ بع ازان بھر و مر اسو اس طرح کہ شہر ہائی خدا کو رہ اس بھر کو جاہب شمال واقع ہیں اور اگر بجاں بجنوبی اعتبار کریں تو پہلی بھر کیمیں کہیں ہے پھر بھر افریقیہ بعد ازاں بھر صرف ایک بھر فرمان نہول اس بھر کیمیہ و مسخر و مسخ اور ہنکار و فرش مثافت نہیں کہیں ہیں پھر بھر کیمیں کہیں ہے پس بھر نہادی میں منجع کوئی چیز ہے اور کہیں ہیں پس اس طرح بھر کو بھر کو نہیں کہیں ہے

جنہاں پر لکھا ہو کہ جبکہ یورپ کو تاہ ہو گیا ہو دہان و فرنگ بیان فرنگ سے
اوہ جبکہ یورپ نہ ہو تو دہان انتہا سے درازی کی دوسرا سائنس فرنگ سے
اور اس بھر میں جبکہ اجزیہ ہے میں کا وہ نہیں اذاع و قاسم کی چیزیں پیدا ہوئی ہیں
از انجلیزیہ فردوس کے اوسمیں لکھاں اور سرفت اور سوت بنا جاتا ہے
اوہ بھر اڑاٹ میں صون مونگی کی ہے کہ پاسند سے دہان کے اوہ کو
فرنگوں کا لکھ تجارت کیا کرتے ہیں لکھا ہے کہ جبکہ بینگی کو اوہ کے صون
نکال لتے ہیں تو وہ مثل ہو سکتے ہو تو اور جون جون اوس کو ہوا لکھ جاتی ہے
قدرت خدا شرحت ہو جاتا ہے سی کو جنس سنگ پر شما کیا جاتا ہے اور خان ہجی ہزار بھی بھر میں ہے

شکم ہجرا و قابوں

یہ ایک خطہ ہے جس کا ہے نظر بکی طرف سو آیا ہے اور سب بلا داد قصاید سے مغرب
جو ہیں وہ سب اس بھر کو کھا دے پڑستی ہوئے ہیں اور جزا یہ خالات کے بھر کو
اطوال بلدان کا لیس اور نہیں مقاموں پر لیتے ہیں وہ سب جزیرے اسی بھر میں داخل ہیں
اس بھر کی ابتداء خطا است واسط طرف غرب کی اوس مقام عتدیتی ہیں کہ پہاڑیں و
پیدا نہیں پہاڑ اس بھر کے جزیروں میں بلا دفعہ ہے اور اوس مقام پر بھر و میں
بھر اور قیانوں سے لکڑ زکلا ہے جو منہ سے بیڑا ہے بھر جانب شمال مائل
بسیت بھودت ہے اس سو سبھر آدر کا پاد نہیں ہے چونکہ یہ بھر جانب شمال و مہار اور
ماشیہ غربی فرنگ کی واقع ہوا ہے تو اس سلطنت کا قطب دہان کے نزدیک ہے وہ تھا
اسی سلطنت اس بھر کو بھر خالات کتو ہیں وہ داڑ نصف النہار میں شل صبح صدق
کی کچھ پلیں سے روشنی ہے جاتی ہے اور راتی روشنی بھر سیاہی رہا کہ تو ہے
اسی وجہ سے اوس بھر کا حال کسی پہنچنے کی نہ ہے اسی کا ایک طرف
کو درجہ میں پہنچتا ہے فرنگ اس دریا کو رات و نہیں دوبارہ جزر ہے تو ماہی ہے
کہ کہ کہ اس دریا میں پڑا جزیرہ میں بھر رہا وہ ضریب میں اس سب بھر و میں

بڑا جزیرہ وہ بہ ہو مردم رومنی کا اوس مقام پر سکن و مادا ہو اور تاہل فرنگی سینک
باشندہ نے سب سے بہت بڑو خرچ کر املاک عالم ہیں جس پی میں لکھا ہے کہ اس دیگر
حیوانات آبی مثل ہمیں دنیو کی بانوان مختلف داشکال خریب پیدا ہوئی میں
عولہ سر بجرا کا تیرہ، سوچتے سو فرنگی سینک ہے

**اس دریا کو سمجھو مردم بھی کہتے ہیں اس ملکا کا طول بجز قاق سے کے ایک حصہ
سمیط کا ہے تا بلود اسکندریہ تیرہ سو فرنگ ہر اور عرب اسکاندھ
سے تا دیار فرنگ دو سو ساٹھ فرنگ ہر آس دریا میں کم و بیش چھ سو جزو
او سب بجزیرہ ولنی بڑا جزیرہ تنشیش ہے کہ دریا اس جزیرے کا بجا نہیں فرنگی سے
او اس جزیرے سے ملن بود دیاں انسانوں کی سہاد رہا چھائی خوب اور قصیٰ ہیں**

**چنانچہ دریا کو مردم اوسی جگہ کی شہود ہے خوش بادن لوگوں کی خفظ اپنی ہے
یا گوشت کسی اور جاوزہ اور بعض ان جزایم میں گوپنڈ صراحت بکھرتا ہے جو
بناست فری ولذت چنانچہ املاک د جوانب کی کثیر کم اگر واقع ان گوپنڈوں کو شکا
کریا تے میں لکھا ہو کہ اس دریا میں بیسبت اور دریا و ملکے متوحہ اور
آشوب اور طوفان کستر ہے اور اسی کا بھی پیشہ نہیں اہو ہے میں**

**اسکو بہرا زاق بھی کہتے ہیں اس لئے کہ ازاق لیکہ تو سچ پور کرو اسکے شاری ہر داچ ہے
کہتے ہیں کہ دریا سے اسلینیوں کی گنگہ کر سمجھو مردم میں ہلاہی جو شقی کہ مرض ازاق سو مردم کو
جاتا ہے وہ سب سے آسانی سے پہنچتے ہے اسوا ملک کی بیہ دریا اور ملکوں جاہی دیتا ہے
اگر مردم سے ازاق کی طرف روانہ ہوں ہے تو وہ کشی سب سے بڑا وہ ملکون میں پہنچتے
ہو اس لئے کچھی استقبال کرتا پسند اپنہ اس دریا کی ملکہ ہمروں کو جو کر جائے
شبق اسلینیوں کی داچ ہے شماں کی طرف ملکی بیوق دوسرے شہریوں کی اور کامی
گز و سب سے اور پہنچہ شہر آخر بارہ دھنیوں کا ہو اور کھجور کو سو جانب پہنچہ شہر ملا دا**

گیا ہے حاصل کلام ملول اس دریا کا جو نہ دیجے ہو اور عرض، اسکا پیاس میں
دریجے اور پھر اس واقعیتی ہے کہ لکھا ہے کہ جانب شرقی اس دریا کی ایک شہر
واقع ہے کہ اوس کا نام طا بان ہے اور وہ سدر حدود حکومت جنگیر خان کی پہنچ کے او
وشت قباق بھی کمتر میں شریعت اور دینے نے لکھا ہے کہ ملول اس دریا کا عرو
میل ہے اور اس دریا میں چہ جزیرے سے بزرگ واقع ہیں اذ انہلہ ایک جزیرہ
بزرگ غیر معمول ہے اور اوس میں کوہ مرتفع سنگ مرمر کا واقع ہے اکثر
ملک و جوانہ عالم میں وہیں ہی سنگ مرمر آیا کرتا ہے لکھا ہے کہ اوس
کوہ کا سنگ بہت سخت اور شفاف ہوتا ہے مخفی نہ ہے کہ علاوہ ان
بخار سبز کے اور سبز دریا میں گدوں پارہ شاخیں آنہنیں بخار سبز کی ہیں +
کسب الاحbare نے لکھا ہے کہ حق سجادہ تعالیٰ نے نبات دریا اس تفضیل سے
پیدا کئے ہیں اعلیٰ بحر صلی و دم بحر قمیس سوم بحر اصمہ چارم بحر نظمہ پنجم بحر مسک
ششم برسا کن سیتم بحر پاکی اور بہرا کبہ نہیں کی دوسرے پھر بحیرہ روم کا زریبا
الله تعالیٰ نے والبحر بحیرہ من بعدہ سیبتا بحر لکھا ہے کہ وہ بخار خلیم ہیں اور بحیرہ
گزرا گاہ مردم ہیں بھبہ آونہنیں دریا اور محل شعبجی محل ہیں کوئی محل اور مقام اون دریا
سو اور خدا تعالیٰ کی اور کوئی نہیں جانتا ہو اور وہاں کی مخلوقات کی بیضیت سے
بخار خلیم بھی اور کوئی واقعہ نہیں ہی اس مقام پر شعبد آسمان اور بھوت پیغمبر ملک کو غیال کیا جائے
ختم پانچ سو دو سو ایک حصہ ستمہ لیٹات ٹلسات فلخ طبلہ ملک کے لکھے گے

بيان محاسن

ار باب سچھر ت پختاہ ہو جو دن اپنی کو عا خلیم چا نسپا کی وجود کر است آئم و حضرت النسان کا ہے
اپنے کو کہ جیسا پیش ظاہری و رامیں کی کسی بُری صد و بیان میں اور روزگار تھا و فوق اسکی ذات
و صفات میں پورا اور عاپد نہیں تھا۔ نسان میں بچپرو خیزی و اوج حال پر
لا ہزار دینہ ہلکی سیکھی سے ترقی الواقع وجود النسان غنیمت میں بچا سپاہ کہ اور اسکے
بُری صفات میں خود فونکسی کی ذات تھی تھے صفات تھے پھر بلکہ خود موجود اکثر بچوں کی پولیسیات کا

کہ فہر و اور لک کو و پانچ کروں سا کجی نہیں ہے تو یہ علیہ تھبیر بعضی عجباً تھب و جلسات کے موڑ کو حصہ
تھے تو تجربہ و راشبات صنعت صنان حقیقی پر دلیل ساطع اور بہان و افحش بھی بادلت کی جاتی تھے
کتابت ہفت اقلیت مذکور ہے کہ حوالی چین میں ایک تالاب مختصر نہ بہو ہے
جب مزار حان چین کو احتیاج باران کی ہوتی ہے اور رسیدہ نہیں پہنچتا تو ایک کہوڑا
اوسر تالاب میں ڈالیتی ہیں پس فی الفور بارش شروع ہو جاتی ہو جیک وہ کہوڑا اور
تالاب میں ہوتا ہے بارش ہو قوف نہیں ہوتی ہو جب زراعت کو پانی حسب لخواہ پہنچا جائے
مذکون تو وہ لوگ اوس کہوڑی کو اوس تالاب سے نکال کر فتح کر کر درند و نکو کھلا دیجیں
پس فی الفور ہمیہ تمہ باتا ہے صور الافقا لیہ میں لکھا ہو کہ حوالی آرڈشیر خورہ میں
ایک چشمہ حکیم مطلق نے ایسا پیدا کیا کہ جو مریض اوس میں ہو پانی پی اگر احتیاج
سل کی ہو تو سماں ہوتا ہو اور اگر قری کی حاجت ہو تو استفزخ ہوتا ہو اور اگر کوئی
اور مرض ہو تو یون بھی شفا ہوتی ہو الامر من الموت صور الافقا لیہ میں مرقوم ہے
کہ زمین خرب میں قریب سفالۃ النزیح کی ایک ریاست میں ہی قریب پانچ کھنڈوں کے
کہ پہنچ بگرما اور بی آنی کی اوس ریاست میں بھی اور عمارت نہیں ہے اور اکیلہ
اوسر دادی کی ریاست روان ہو کہ سبب تحریک ہوا اور نشیپہ زمین کی ہلکیتہ وہ
ایک طرف کو روشن تھی ہے اور اوس وادی میں پہنچنے کی فقط ایک راه ہو جس سے
پیشہ میں ہو اگر کوئی صرعاً اوس شہر میں رہی تو چند روز میں سبب تاثیر آب و ہوادر
رجولیت بالکل موقوف ہو جاوی اور تناصل اون عورتوں کا ایک چشمہ ہو ہے کہ جب
عورت اوس چشمہ میں اوسری اور ٹھوڑی دیر پڑی تو حاملہ ہو جاتی ہی اور کاشڑ خفڑا
ہوتی ہو اگر شاذ نہ رہ پیدا ہوتا ہو تو وہ قبل از بلوغ و بنیاء سے گذر جائے وہی
اور اوس ریاست روان کی دوسری طرف کو ایک شہر ہو کر رہاں کیسا ملنی پڑتے
میں ہے ایک سبکی اولاد ہمکن ہے کتب معتبر میں وارد ہے کہ امنون فی بعد
فرعون کی خدا یعنی سو درخواست کی کہ خداوند اپکو درہیان علی ہو ایسی مدد

کو پناہ دی کہ گذرگاہ تیری بندوق لامکتہ ہوتا ہم سب تیری بندگی میں بدل صرف
اور شغول ہوں اور بزرخ و شویش تیری پھر تشریش کیا کر رہ جانا پڑے انکو لطف
ایزو دی فی اوس مقام نزدیک پر چکر دی ہی ہے لکھا ہے کہ سال بہترین ایکبارہ
او سطر گلوراہ موقی ہے باقی ایام وہ ریک رو ان حائل رہا کرتی ہے موایات
شاذہ میں وارد ہو کہ جناب رسالت نبی ﷺ و مسلم شب اسری کاون
شبہ ہم تشریف لیکی تھے اور اوس گروہ کو دین اسلام تلقین فرمایا تھا کہ میں
کہ اوس خاص قوم میں ایک کو دوسری پرضیبت اور حکومت نہیں ہوئے تھے
پہنچنے کی معاشر ہوقوف اور صنعت اور حرفت کی سبھیں اون سب میں
سو جسکے سیکھیں جپزی کی حاجت ہوتی ہے وہ ایک دوسرے سے سکر لیتا ہے منڈا جو گزہ کے
وہ خانہ برق گرسی خلے لے لیتا ہے اور بزرگ رہ خانہ آپنگرا اور درود گرسو ادوات
اور آلات زراعت کی آنے ہے غرض جس شخص کو جس جپزی کی احتیاج ہوتی ہے
وہ چیز اوسکو بغیر قیمت کی حاصل ہو جاتی ہے اور اوس جماعت میں کسی کو کسی
خصوصیت اور شرعاً نہیں ہوا سب سب سو رسم سیح و شری کا وہاں نہیں ہے
نہ حاکم ہے نہ قاضی اسلامی کا وہیں مناقشہ اور فساد نہیں ہو جائیں المخلوقات
میں مرقوم ہے کہ شیعہ اور میں میں ایک حصہ ہے کہ جو شخص وہیں شیعی اگر دین
اور ترجی یعنی دین رکھتا ہو تو قور ادفع ہوں اور اگر اوس حصے کا پلچ پیارہ
وہ بیشہ مواد غذیہ اخراج پایا کریں اور مرض بھی کمتر ہو اکرے حوالی راجح حمل
میں ایک حصہ ہے کہ مفرط تناصر اور سکایہ پیچ کر مریض چند دفعہ متواتر اوسیں
کرے خصوصاً صاحب برس اور جناب اخلاق ہو کہ یہ کنہ خدا تعالیٰ کی شفایا پریے
و لایت انداز میں ہو تو ایجھے سے ہے ایک سنتک ہو کہ وہ مہبتوں خوش نہیں ہے
اور نہایت صاف چنانچہ شل آئینہ کی معاینہ چھرہ کا اوس میں یہ تصور ہے کہ میں تھا
جسے ہو کہ خوب ساختہ اسکو دیکھتا ہے وہ اختیار نہیں تھا اسی سنتک کے اگر اسکو اس
مقام سے رہا وہ میں تو وہ نہیں تھے مرجادیے لواحی شیعہ میں سے ایک

جانب کو ایک کوہ سی کے او سکونٹگ پسید کتھیں ماوراء الکوادی شرمن انہی عالم
اور اقسام مہربنہ صفحہ کوہ چشم تماشائی نتے زیر خلک لا جو رہاں روشن کامیغ نہیں
ہو گا اور تماشیرا و خس بجھسکی یہ ہے کہ اگر کھنکو یا داز بلند کیجاوی تو بھردا سکی ایک لکھانی
بہشت ہے من بعد ہوای سرد و خلک چل کر پرن پڑنا شروع ہو گا
اسو اسطلو جو لوگ ہاں جاتی ہیں وہ سر کوشی ہیں گھنکو کرتیں

بيان صحائفات بحری کا

صحابہ المخلوقات ہیں لکھا ہے کہ بھرپور ہیں ایک حیوان ہے کہ دریا سے
پا چڑتا ہے اور صحرائیں چڑا کرتا ہے مگر چرفی کو وقت او سکو موئی سے شعلے
فکلتے ہیں اور حرارت اول شعلوں نہیں با سقدہ ہوتی ہے کہ گرد و پیش کاغذ خس
بلنڈ کلتا ہے مرقوم ہی کہ خلفاء عباسیہ کو ہبہ میں کوئی شخص شکار نہیں
دریا گیا تھا اتفاقاً ایک مچھلی بہت بڑی اوسکے دام میں آپنسی اور میا دنے
اویں مچھلی کو غیر علییہ کیا جب اوسکا پیٹ چاک کیا گیا تو ایک زن صاحبِ جمال
پری مثال او سکی پہیت ہیں نے نکلی بھرپور ہوئے کی سر ایمہر دپریستان بھر
دو لون ہاتون سے اپنا مومنینہ لگی اور بال اپنے سر کے نوجھ لگی اور بآواز بھیب
زند و زاری کرنی تھی غرض اسی حال میں بعد مٹور سے دیر کے مرکٹی روپ ملے خلفا
میں سلوو ہے کہ ہمیکا سیمان علیہ السلام نے چاہا کہ تھامی مخلوقات کی
ضیافت کریں پس ہم فرمایا کہ اقسام دانواع خوردنی میں یکجا نہیں لکھا ہے
کہ جتنی دیونتے وہ سب گز و عامل کے پر ہے اور حصہ دو ماہ تک قسم جو بات
اور بقولات سو کوئی چیز ایسی نہ تھی کہ صحیح نہ کی کی ہو اور ابنا را دکھ کر زیادہ حد
و شمار سو نہیں ساصل ہمر پراند پہاڑ و نکل بلند کر دئی گئے اور سیمان علیہ السلام
عرض کی کہ اب قسم طعام سو کوئی چیز ناقی نہیں رہی ہم لکھا ہے کہ یہ سئے
سیمان علیہ السلام سوار ہوئے اور سب ساصل اگر دیکھا کر قی حقیقت
ابناز ہر قسم کی زیادہ شمار سے لگی ہیں اوس وقت سیمان علیہ السلام نے

دو گانہ نہ از شکر بردا آگیا پس اسکے درگاہ خدا تعالیٰ میں دھا کی کہ خداوند اپنی خلوق
کو سچ کر سینے بکی دعوت کی ہے پس فوراً دریا جبکش میں آپا اور پانی تے وبا لا ہو کر لیک
جا لو غلیم الحشر کا سر اوس میں سے باہر نکلا اور اوس منہونہ اپنا کھول دیا پس دیکھ
جس قسم کی خدا اوسکی ہونہ میں گوا لئے تھے وہ جا لو زنگل جاتا تھا اور پھر ہونہ
کھول دیتا تھا اسی تک کہ اون تمام انبار و نہیں سے ایک دانہ بھی نہ بچا اور وہ جما
سیزروا اخراً اسنو بزرگ فصح کیا کہ اسی پیغمبر زمان حق تعالیٰ نے ایجاد کار رق برا
تیر سے ہاتھ سے مقرر کیا تھا مگر تو نہ ابھی تک آدھا پیٹ بھی نہیں بہرا
یا قی قوت بیرا کی حوالہ کیا پس سیلان علیہ السلام بعد اداء سے استخارا پیٹ پر جلو
اور قدرت پر فردگار پرستی ہوئے اور وہ جیوان خود طمار کر اوسی دریا میں غاد
پو گیا مساں لک لمالک میں مرقوم ہے کہ ایک دن کوئی بادشاہ شکار مانی
مشغول تھا ناگاہ ایک چھپلی داہم میں آئی جب اوسکو پانی سو باہر نکالا تو مجید بیڑت تھی بیچ
وہ چھپلی از سرتاپا بشکل ہاہی تھی گرا اوسکی پشت پر سو ایکس عورت کاں شکیدا اور محبلہ
تکر فکلی ہوئی تھی پیشنا فی کشادہ انکیں بڑی بڑی موی سر کال دراز اونہاں پت
سیاہ جب اوسکو پانی سو باہر لائی تو اوسی وقت سو وہ چھپلی مضمحل ہوئی جاتی تھی
اسی طرح وہ زمین میں بھی حست ہوتی جاتی تھی آخر کا جب وہ چھپلی گرفتی تو فوراً ورن جبیلہ بھی مہم

بیان مدلسوں کا

عجائب الخلقات میں ہم ہو کر کوہ واسطہ میں ایک ٹھاڑہ اور اوس خارج میں ایک سنگ
و سیح ہوا اور اوس میں ایک بیٹھ کافت ہو جب اوس غار میں اوٹ کر اوس بیٹھ کافت کے
اندر نظر کر تو چن تو ایک ہوار آپنی دکھائی دیتا ہو کر دھا بستادہ ہو جب ہاتھ پڑھائیں
کہ اس کو وار کو چپوئیں یا پکریں تو فوراً وہ خاٹب ہو جاتا ہو جب ہاتھ پڑھائیں تو
 موجود ہو جاتا ہے اور اگر اوسکی مکڑی نہ میں کو ششش اور مہالہ سبب کرنے میں تو
 سیح کو سنگ سو شراری اگر کو تھا تو ہیں پس جیکا کہ اوس میں سبب کر کہ انگوڑی جب
 سامنہ میں ڈالتھیں تب نہ کوہ آگ سو قوت نہیں ہوتی ہے صحیح الجھن میں ایک سنگ

بلند سنجک سپید سے بننا ہو کر اوسکی بلندی بقدر سو گزگز ہے اور اوس سیل کے
چھوٹی پر ایک شکل انسانی بنتی ہوئی ہے اور اوس سیل کے نیچے کھیسا ہے
عظیم رشان طیار کیا ہے اوس میں سکونت و ہانگی باشند و نکی اور مالکوں کی ہے
ماوراء اللم اوسکو ایک قبرہ پر گزگزنا ہوا ہے اور جو شیخ ایک عرب وحشی ہوئے
اوہ قبرہ پر ٹھیک رہتا ہے پس ہرگاہ جب تقدیر مان پاسا فرگز دا اوس کھیسا
ماگر قصد دخول کا کرتے ہیں وہ زاغ وحشی بمقدار اونچے احمد کو آواز کرتا ہے
پس اہل کھلیسا اوسی قدر سر انجام ضایافت کر لیتھیں جب وہ ممان آتے ہیں تو وہ
طعام ہو افق اونچیں کے ہوتا ہے کتب تو اسی نیں مرقوم ہے کہ نواحی میں
میں ایک کوہ عظیم ہے کہ اوسکے چھوٹی پر دخنہ نوشیر وان طیار کیا ہو گرداد
و خدا کے چار سوار سلح بنائے ہیں کہ شمشیر ہے بہترہ اونچی ماں ہوں ہیں
ہرگاہ کوئی شخص و نکو مقابل آئے تو وہ چاروں سوار بآہیت انسان جرمی کا
حل کرتے ہیں اگر وہ ہٹ جائے تو خیر ہے اور اگر پڑے ہے تو اونچی شمشیر نسی کروں
سوار و نکو ماں ہوں ہیں فوراً دنکرے ہو جائے و سر اطلاع سے ہے کہ جی
دروازہ پر چار تلواریں بہترہ آؤنیں میں اور شب و روز اونکو شلچاک کے
گردش سے لکھل ہے کہ وہ تلواریں اس دودھی پر کرتے ہیں کہ اگر کوئی سرا بجای
تو فوراً اس خیار کے دو ٹکڑے ہو جائے اس باعث سو اوس دخنہ میں سی کیڑہ
مندین ہوئی ہے مگر ماں رشید باغانت ایک مرد پیر و خمہ بانڈ کر کہ دفعیہ اوس طبق
چانتا تھا اوس دخنی کی اندر پینچا اور وہاں جا کر دیکھا کہ نوشیر وان ماں دن دو نکے
بسخت دسلامت اعضا ایک تخت مرصح پر پستا ہے مگر لباس جسم جا جائے
پھر سیدہ ہو کر پارہ پارہ پیو گیا ہے بہ حال دیکھ کر ماں رشید کو عبرت ہوئی اور
فوراً پشت اس کف اخڑہ طلب کر کر اپنے ہاتھ سے نوشیر وان کو پہن کر اپنے عطریات کی
معطر کیا تا لگاہ زیر زانوئے تو شیر وان کی ایک لوح طلا سی نظر آگئی اوس میں مرقوم
خدا کے شیخ امام پیغمبر اخرا لزان میں ہوا ایک حاکم وقتی میری زیارت کو آئی گا اور مجرموں

لہاس نو پنگا کر اقسام عذریات سے سطر کر گایا ہی او سکی ضایافت کرنے کی وجہ بخطہ جسے
ہر خمی میں امامت کو اچھوڑی ہوں وہ اون خزانو کو لیکر انہو تصرف میں لا لی غرض میون
مقام مذکورا و پیش خمی کا کہدا یا تو موافق تحریر کی خزانو نکلو اور وہ اون خزانو کو اپنے
تصوف میں لایا افسوس سے سچے المولج میں مرقوم ہی کر تخت کا نزد وہیں حکما نے سات
ملائیں نہیں کہ کسی کی فہم میں نہ آتی تھے طالسم اول میکہ بیرونی شہر کے
حوض بنایا تھا اور ایک شکل بٹسٹگ پیدا ہوا تراش کر لب حوض کی ضرب کرتے ہے پس جب
کوئی بیکانہ شہر میں داخل ہوتے لگتا تھا تو وہ بھا سقدر چلا جاتا ہے کہ سرو مان شہر کو
معلوم ہوتا تھا کہ کوئی شخص غیر شہر میں آتا ہو وہ سری ایک طبل طالسم بنایا تھا
کہ جسکی کوئی چیز چوری جاتی تھی پس جن لوگوں پر گان چوری کا ہوتا تھا اونکا اون
طبل پس لا کر کرتے ہے کہ اس طبل پر باتھا رہ پیس وہ لوگ جب باتھا اوس پر گانا تھا
تو جو چور ہوتا تھا اوس کا نام و نشان اوس طبل کی ادائی سے صاف معلوم ہو جاتا تھا
شیسری ایک آئینہ تھا کہ جب شخص کا کوئی عذر نہیں دوست سفر میں عمر صد دراز سے
سفقو دا لجڑ ہوتا وہ شخص اگر اوس سفقو دا لجڑ کا حوال دریافت کرنا چاہتا تو اس
ہر میں ایک دن مقرر تھا کہ اوس روز اوس آئینہ کو کھوں تو دیکھتے ہے چھوڑ گاہ کر کوئی
کیفیت اوس غریب الوطن کی معلوم ہو جاتی تھی چھوڑتے ایک حوض تھا کہ سال چین
ایک مرتبہ نہرو دکنارہ اوسکے جشن کیا کرتا تھا خاصہ اوس حوض کا سرہ تھا کہ جو شخص اوس میں
قسم مشروبات سے ڈالتا تھا وہ سب اپس میں بجا جاتا ہے اور جب ساغر کو اوس میں ڈالتا تھا
تو جو چیز جسنو اوس حوض میں ڈالی تھی وہی اوسکے ساغر میں کا تھے مثلا جسی شربت دا لالہ
اویسکے ساغر میں شربت آتا تھا جسنو دودھ دا لالا تھا اوسکے ساغر میں دودھ آتا تھا جسی شربت
پا نجیوں ایک نہ تھی کہ گرد گرد اوس نہر کی صورت اون نقشہ اون شہر و نکا کہیں نہ ہوا
کہ زیر حکم نہرو دتھو پس جسی شہر کا حاکم نہرو وکل فرمائی کرتا تھا تو نہرو دا اوس شہر کے نہشہ پر
باری کر دیتا تھا وہ شہر اوسی سال غرق ہو جاتا تھا چسی بارگاہ نہرو دیں پاپدھت
ابصر حکما بیان تھا کہ پیش و پس سے جتنے لوگ آتے اور صحیح ہوتے اون سبکو اونکھا

بینج جاتا تھا سال توہین ایک شکل خپڑ کی شہر کے باہر تباہی کوئی کروہ درندوں والوں کی زندگی
شہر میں داخل ہو فری مانع تھی بسبب اسکے کوئی درندہ اور گزندہ شہر میں داخل
نہیں ہو سکتا تھا اور نہیں اس طبق کی وجہ سی خود دعیدہست چھوڑ کر دھوی سمجھو دیتے
گئے تھے آخوندست پیشہ ضمیحہ پلاک ہوا تاریخ مسخرتی میں قوم ہو کر شہر عین المختار
جونواح صحر سی ہے حکم سیمان علیہ السلام تو اکس منارہ صریح بنایا ہی تھا کہ
اور اوسکا اور پر تین شکلیں انسانوں کی اوسی سنکھی ہوئی ہیں ایک و نہیں جوی
شکل ہے اور دو چھوٹے ہے اور ایک حوض کھلانہ تھی اوس منارہ کو بنایا ہوا ہے پیش
اویں شکلوں کے ہونہ سے پافی چکھا کر تراہی اور اوس حوض میں جمع ہوتا ہی پیغام کا
صرف آب اور زراعت اور کاریز کا سیراب کرنامہ تو قوت اوسکے پافی پر ہے
اس لئے کہ اوس نواحی میں کوئی چشمہ وجاہ مطلقاً نہیں ہے

تہریک حضور ط

جس عبارت کا صورت پہل کر لئنا نظر ہو تو ان خطوط میں لکھنا چاہیے اول خط کم صلا طریق اوسکا یہ ہے کہ حروف منقوطہ کو اپنی حکیم پر چوڑ دیا جا ہے اور حروف غیر منقوطہ میں سوک نوم سے اور حم کوک سے اور حص کولا سے اور لا کس سے اور آکرو سی اور حکوم طسی اور طکون حسی اور لکوہ سے اورہ کوں سی اور وکو رسی اور رکو و سی اور س کو ع سے اورع کوس سی بیل کریں خط کم صلا ہو جائیں کاہنا پنچ بیہ شعر حادی اسی ہضمون کی ہے سہ کم صلا ادھط لہ ورکح حرف منقوطہ را بجا لش دع و وسر اخطل بیعن طریق اوسکا یہ ہے کہ حروف غیر منقوطہ اپنی حکیم پر کی جاوین اور حروف منقوطہ میں سے بکوز سے اور زکوب سی اور ق کوں سے اور ان کو ق سی اور ست کون ح سے اور نج کو بت سی اور ش کو ض سی اور ض کو خ سی اور طکون سی اور ش کو ش کو غ سی اور ع کو ش سی اور ف کو ی سی اور سی کو ف سی بیل کریں مگر ذکر کسی حرف سی بدلا نہیں جاتا ہے